101564 ـ طلاق کی دھمکی طلاق شمار نہیں ہوتی

سوال

میں ملازمت کے لیے سفر پر گیا اور میری بیوی میرے گھر والوں کے ساتھ رہتی تھی کہ میرے اور بیوی کے مابین موبائل میسج کے ذریعہ جھگڑا ہوگیا، ایك بار اس نے مجھے تنگ کیا تو میں نے اسے میسج کیا جس میں کچھ سخت کلمات تھے، تو بیوی نے اپنے میکے جانے کا فیصلہ کر لیا.
جب مجھے اس کا علم ہوا تو میں غصہ میں آ گیا اور غصہ کی حالت میں ہی اسے میسج کیا اور اس میں قسم اٹھا کر کہا: میرے باپ کے سر کی قسم جب تو نے میرے گھر والوں کے سامنے مجھے چھوٹا اور حقیر بنا دیا ہے تو میں بھی تجھ سے خلاصی حاصل کر کے رہوں گا اور میں یہیں ہوں کل تم دیکھو گی لیکن حمل مکمل کر لو "
اور دو روز بعد میں نے ایك اور میسج کیا جس میں اس سے کہا: " فلیٹ کی چابی بھیج دو تا کہ وہ آپ کا سامان بھي جدیں کیونکہ میں نے قسم اٹھائی ہے کہ تم اس فلیٹ میں دوبارہ نہیں جاؤگی "
یہ علم میں رہے کہ میں نے قسم کے الفاظ زبان سے ادا نہیں کیے تھے، اللہ جانتا ہے کہ میر اس سب سے صرف اسے دھمکانا مقصود تھا اور متنبہ کرنا تھا کہ وہ اجازت کے بغیر کچھ نہ کرے میں نے بارہ یوم تك اس سے بات چیت نہیں کی، پھر مجھے ایك دوست نے نصیحت کی کہ اس میں میری غلطی تھی چنانچہ میں نے بیوی کو فون کر کے معذرت کر لی.
تو کیا پہلا میسج معلق یا مشروط طلاق شمار ہوگا اور کیا یہ طلاق کی کوئی قسم شمار ہو گی ؟
دوسرے میسج میں قسم کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا الفاظ مت نکالے جس سے مخاطب کو تکلیف ہو اور اس کے جذبات مجروح ہوں، کیونکہ یہ چیز مکارم اخلاق کے منافی ہے، اور شیطان کے لیے دروازہ کھولتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور (اے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) آپ میرے بندوں سے کہہ دیں وہ ایسی بات کریں جو بہتر و اچھی ہو، یقینا

شیطان تو ان کے مابین اختلاف ڈالنا چاہتا ہے، یقینا شیطان انسان کا کھلا اور واضح دشمن ہے الاسراء (53).

جب خاوند اور بیوی کے مابین بات چیت ہو تو یہ اس کی اور بھی زیادہ تاکید ہو جاتی ہے، کیونکہ ان دونوں میں تو بہت عظیم رابطہ ہے، اور آپس کے بہت زیادہ اور بڑے حقوق ہیں.

اس لیے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کی تربیت حاصل کرے، اور اس غلطی سے رجوع کرنے کی تربیت لے، کیونکہ یہ اس کے واجب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے شرف و کمال پر دلالت کرتا ہے، اور تکبر کرنے والوں کے خلاف جو کہ اسے ذلت و رسوائی اور توہین خیال کرتے ہیں.

دوم:

اللہ سبحانہ و تعالی کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا جائز نہیں مثلا انسان اپنے ماں باپ کے سر کی قسم اٹھائے، یا پھر ان کی زندگی کی قسم؛ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر یا شرك کیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1535) سنن ابو داود حدیث نمبر (3251) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے جو کوئی بھی قسم اٹھانا چاہتا ہو یا تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی قسم اٹھائے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموشی اختیار کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2679) صحیح مسلم حدیث نمبر (1646).

سوم:

آپ نے اپنی بیوی کو پہلے میسج میں جو کہا وہ طلاق شمار نہیں ہوتی، بلکہ وہ تو طلاق کی دھمکی تھی، اس سے طلاق واقع تو اسی صورت میں ہوگی جب آپ طلاق دیں گے.

چہارم:

آپ کا دوسرےمیسج میں " میں نے قسم اٹھائی ہے کہ تم دوبارہ اس فلیٹ میں نہ جاؤ۔ حالانکہ آپ نے قسم نہیں اٹھائی تھی۔ یہ جھوٹ ہے جس سے انسان کے لیے توبہ کرنی واجب و ضروری ہے، اور وہ آئندہ عزم کرے کہ وہ ایسا نہیں کریگا، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم .